بسم اللہ الرحمن الرحیم
موجودہ تکفیری شوروغوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر
تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر
تالیف
علامہ عبد الحق رضوی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
ناشر
دارالعلوم قادریہ گلشن برکات
انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

موجودہ تکفیری شوروغوغا پر ایک فیصلہ کن تحریر

تکفیرِ مسلم پر تحقیقی نظر

تالیف:

علامہ عبد الحق رضوی
استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور

ناشر
دار العلوم قادریہ گلشن برکات
انٹیاتھوک، ضلع گونڈہ، یوپی، انڈیا

نام کتاب	:	**تکفیر مسلم پر تحقیقی نظر**
مؤلف	:	**علامہ عبدالحق رضوی**، استاذ الجامعۃ الاشرفیہ، مبارک پور
سن اشاعت	:	۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء
صفحات	:	۸۰
ناشر	:	**دارالعلوم قادریہ گلشن برکات**، انٹیاتھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا
قیمت	:	۲۵/روپے

ملنے کے پتے:

(۱) دارالعلوم قادریہ گلشن برکات، انٹیاتھوک، گونڈہ، یوپی، انڈیا

(۲) D4، ٹیچر کالونی، الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

متقدمین کے درمیان مختلف فیہ ہے تو اس صورت میں بھی توبہ کا حکم دیا جائے گا۔

لہذا ثابت ہوا کہ اختلاف علما سے فقہاے متقدمین کا اختلاف مراد ہے نہ کہ نتھو، بدھو، جمن، جمراتی، خیراتی کا اختلاف مراد ہے جن کو علم اور فقہ کی ہوا بھی نہیں لگی ہے بھلا ان کے اختلاف کی شریعت مطہرہ میں کیا وقعت وحیثیت ہوگی؟ فاعتبروا یا أولی الأبصار.

ع دیکھو اسے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو

اخیر میں ان تمام سورماؤں سے جو اس جنگ میں بر سر پیکار ہیں اور ملت اسلامیہ کے شیرازہ کو بکھیرنے پر تلے ہوئے ہیں عرض کرنا چاہوں گا کہ بلا شبہہ بزرگوں کی عقیدت ومحبت انسان کی نجات اخروی اور خوشنودی الہی کا ذریعہ ووسیلہ ہے لیکن یہ حکم بزرگان دین کے لیے ہے نہ کہ بزرگ بننے والوں کے لیے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں ان بزرگ بننے والوں کی بے جا محبت وحمایت آخرت میں برا انجام دکھلائے۔ اللہ عزوجل اپنے غضب وقہر سے سب کو محفوظ رکھے۔ دین اور شریعت کے معاملہ میں کسی کی بھی بے جا حمایت سے محفوظ فرمائے. آمین آمین بجاہ حبیبك سید المرسلین صلوات اللہ علیه وعلیهم أجمعین.

گفتار کے اسلوب پہ قابو نہیں رہتا
جب روح کے اندر متلاطم ہوں خیالات

مخالفین کے جتنے اعتراضات تھے وہ سب پادر ہوا ہو گئے صرف ایک اعتراض باقی بچا ہے کہ کفار اور مشرکین کے مذہبی میلوں اور پروگراموں میں شرکت کو فقہاے کرام حرام، حرام، حرام، کفر انجام فرماتے ہیں تو اعظمی صاحب کا رام کتھا میں شریک ہونا کیسے درست ہوگا؟

اس اعتراض کا جواب مجھ سے سنو۔ بلا شبہہ عام مسلمانوں کو کفار کے مذہبی

میلوں اور پروگراموں میں شریک ہونے کا وہی حکم ہے جو ابھی سن چکے۔ لیکن اس حکم سے بعض اشخاص کو شریعت مطہرہ نے مستثنیٰ قرار دیا ہے، جیسا کہ فتاوی رضویہ میں ہے۔ اس استثنائی حکم کو اگر میں فقہ حنفی کی مستند سے مستند کتاب سے بیان کرتا تو بھی یہ جھنڈا بردار گروپ اس میں میم و میخ ضرور نکالتا اور کہتا اس کا مطلب یہ نہیں ہے یہ ہے۔ کیا ہو گیا ہے ان لوگوں کو اور امت مسلمہ کو کہاں لے جانا چاہتے ہیں؟ یاد رکھو! اسلاف کرام سے خواہ وہ فقہاے کرام ہوں یا محدثین عظام انھیں نفوس قدسیہ کی مساعی جمیلہ سے آج دنیا میں دین باقی ہے۔ اگر ان کو اور ان کی خدمات جلیلہ کو بے وقعت کر دیا گیا تو دین اپنے تسلسل کے ساتھ باقی نہ رہ سکے گا۔ اللہ عزوجل ان حضرات کو سمجھنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

اعلی حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

ہاں! ایک صورت جواز مطلق کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ عالم انھیں ہدایت اور اسلام کی طرف دعوت کے لئے جائے جبکہ اس پر قادر ہو یہ جانا حسن و محمود ہے اگر چہ ان کا مذہبی میلہ ہو ایسا تشریف لے جانا خود حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے بارہا ثابت ہے مشرکین کا موسم بھی اعلان شرک ہوتا لبیک میں کہتے: لا شريك لك الا شريكا هو لك تملكه و ماملك.
جب وہ سفہاء لاشریک تک پہونچتے، رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے: ”و يلكم قط قط“. خرابی ہو تمھارے لئے بس بس یعنی آگے استثنا نہ بڑھاؤ۔ و الله تعالى اعلم.

(فتاوی رضویہ، نہم، جلد ۲، ص: ۱۰۰)

جو عالم دین ہدایت اور تبلیغ دین پر قادر ہو اس کے لیے کفار اور مشرکین کے مذہبی میلے اور پروگراموں میں شریک ہونا نہ یہ کہ صرف جائز و مباح ہے بلکہ مستحسن اور محمود ہے۔
یہ مقام انتہائی عمیق اور گہری نظر کا متقاضی ہے۔ ہندوستانی مسلمانوں کی جو

حالت ہے وہ حالات زمانہ پر نظر رکھنے والے باشعور افراد پر پوشیدہ نہیں ہے۔ گجرات کا فساد، فساد نہیں تھا بلکہ منظم سازش کے تحت مسلمانوں کا قتل عام تھا جس میں تقریبا دس ہزار مسلمان شہید کر ڈالے گئے اور ان کے املاک لوٹ لیے گئے یا برباد کر ڈالے گئے۔ ایسی قیامت خیز اور مشکل گھڑی میں اگر کسی شخص نے کوشش کر کے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرایا ہو اور ان کی جان ومال کی حفاظت کی ہو، ایسی صورت میں وہ اپنے پروگرام میں دعوت دے اور اپنے خیال اور نقطہ نظر پیش کرنے کے لیے کہے اور اس علاقے کے سربرآوردہ سنی مسلمان شرکت پر اس لیے زور دیں کہ مراری باپو نے جو حسن سلوک مسلمانوں کے ساتھ کیا ہے اس کا کچھ بدلہ ہو جائے گا (اور احسان کا بدلہ احسان کے ساتھ دیا جانا باب کرم ومروت سے ہے جیسا کہ شرح اشباہ کے حوالہ سے گزر چکا ہے۔) اور یہ شرکت آئندہ مسلمانوں کی جان ومال کے تحفظ میں معین ومددگار ثابت ہوگی اس غرض سے کوئی عالم دین کفار کے مذہبی پروگرام میں شریک ہو جائے اور اس پروگرام میں جاکر مسلم دشمن اور فرقہ پرست عناصر نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو غلط پروپیگنڈہ کر رکھا ہے اس کا ازالہ کرے اور اسلام کی صحیح تعلیمات کی روشنی میں اس کی وضاحت کرے، اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کرے، ہندوؤں کو آئندہ مسلمانوں کے اوپر ظلم ڈھانے سے روکنے کے لیے کہے کہ اگر تم لوگ اپنے آپ کو رام کا پیروکار کہتے ہو تو رام نے ظلم وزیادتی کے خلاف راون سے جنگ کی تھی نہ کہ رام نے کسی پر ظلم ڈھایا تھا اور اگر کوئی ہندو ظلم ڈھاتا ہے تو وہ رام کے راستے سے ہٹا ہوا ہے۔ دیکھیے خطیب کیسے حکیمانہ انداز میں آئندہ مسلمانوں پر ظلم ڈھانے سے ہندوؤں کو روک رہا ہے۔ ع

ہنر بچشم عداوت بزرگ تر عیبے است

مذکورہ بالا صورت حال میں کسی عالم دین کا ہندوؤں کے مذہبی پروگرام میں

شریک ہونے کا صحیح فیصلہ تو ہمارے علمائے ربانیین فرمائیں گے۔

اس خادم کو براہ تفقہ جو بات سمجھ میں آرہی ہے وہ یہ ہے کہ جب عالم دین کو دعوت اسلام اور ہدایت کے لیے ایسے پروگراموں میں شریک ہونا نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحسن ومحمود ہے اور ہدایت کے عموم میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو غلط پروپیگنڈہ ہے اس کا ازالہ بھی ہے۔ تو اگر کوئی عالم اسلام اور مسلمانوں کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کا ازالہ کرسکنے اور ان کی طرف سے دفاع کرنے اور آئندہ مسلمانوں پر ظلم نہ ہونے پائے اس کی جو بھی تدبیر ممکن ہو، کرنے پر قادر ہو تو اس کے لیے شرکت کی اجازت ہونی چاہیے۔ اور عالم کو جن اوصاف کی بنا پر ایسے جلسوں میں شریک ہونا جائز ہے وہ اعظمی صاحب کے اندر پائے جاتے ہیں۔

الحمد للہ بحث مکمل ہوگئی۔

یہاں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ کا ایک فتویٰ ہدیۂ ناظرین ہے جس پر گہری نظر ڈالنے کے بعد بہت سے امور واضح ہوتے ہیں:

مسئلہ ۲۹۲: از کانپور محلہ فیل خانہ قدیم مرسلہ مولانا مولوی سید محمد آصف صاحب ۲۸ صفر ۱۳۳۸ھ

قبلہ کونین وکعبہ دارین دامت فیوضہم بعد تسلیمات فدویانہ التماس ایں کہ کتاب ارشاد رحمانی تصنیف مولوی محمد علی سابق ناظم ندوہ جن کے بابت ان کے ایک پیر بھائی نے مجھ سے کہا کہ وہ اب سابق افعال وکوشش متعلق ندوہ سے تائب ہوگئے ہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔ حالات مولانا فضل الرحمن صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں لکھا کہ بخاری شریف کے سبق میں حضرت سلیمان علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر پر احمد میاں نے کہا کہ کرشن کے سولہ ہزار گوپیاں تھیں، اسی پر مولانا مرحوم نے فرمایا کہ یہ لوگ مسلمان تھے اور مصنف نے ان کے بعد لکھا ہے کہ مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی

مردے کے کفر پر تاوقتیکہ ثبوت شرعی نہ ہو حکم نہ لگانا چاہئے، اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ " لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ "(ہر قوم کے لئے ہادی ہے۔) اس تقدیر پر ہو سکتا ہے کہ رام چندر اور کرشن ولی یا نبی ہوں لہذا فدوی مکلف خدمت فیض درجت ہے کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے کسی مکتوب وغیرہ میں یہ لکھا ہے اور حضور نے ملاحظہ فرمایا ہے، قول مذکور رام چندر و کرشن مرزا صاحب نے کسی شخص کے خواب کی تعبیر میں فرمایا ہے، یہ بھی اس کتاب میں مرقوم ہے فقط۔

الجواب

مولوی محمد علی صاحب نہ خیالات سابقہ سے تائب ہوئے نہ اس حکایت کی کچھ اصل جو مولانا فضل الرحمن کی طرف منسوب ہوئی، نہ یہ بات جناب مرزا صاحب نے کسی خواب کی تعبیر میں کہی بلکہ کسی خط کے جواب میں ایک مکتوب لکھا ہے، اس میں ہندوؤں کے دین کو محض بر بنائے ظن و تخمین دین سماوی گمان کرنے کی ضرور کوشش فرمائی ہے بلکہ معارف و مکاشفات و علوم عقلی و نقلی میں ان کا ید طولٰی مانا ہے، بلکہ ان کی بت پرستی کو شرک سے منزہ اور صوفیۂ کرام کے تصور برزخ کے مثل مانا ہے اور بحکم "وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ" (القرآن الکریم ۱۰/ ۴۷) ہر امت کے لئے رسول ہے۔ ہندوستان میں بھی بعثت انبیا ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبۂ کمال و تکمیل رکھنا لکھا ہے، مگر رام یا کرشن کا نام نہیں بایں ہمہ فرمایا ہے:-

در شان آنہا سکوت اولی ست۔ نہ مارا جزم بکفر و ہلاک اتباع آنہا لازم ست، و نہ یقین بہ نجات آنہا برما واجب۔ و مادۂ حسن ظن متحقق ست۔ (مکتوبات مرزا مظہر از کلمات طیبات مکتوب ۱۴ مطبع مجتبائی دہلی ص ۲۷)

[ان کے بارے میں سکوت اولی ہے ہم پر ان کے کفر اور ان کے اتباع کا ہلاک

ہونا ماننا لازم نہیں اور نہ ان کی نجات پر یقین لازم ہے البتہ حسن ظن متحقق ہے۔]
یہ اس تمام مکتوب کا خلاصہ ہے، ان فقرات کا حال قبل اظہار خود آشکار، اگر یہ مکتوب مرزا صاحب کا ہے اور اگر ان کا بے دلیل فرمانا سند میں پیش کیا جاسکتا ہے تو ان سے بدرجہا اقدم واعلم حضرت زبدۃ العارفین سیدنا میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ السامی سبع سنابل شریف میں کہ بارگاہ رسالت میں پیش اور سرکار کو مقبول ہو چکی [ص ۱۷۰ میں] فرماتے ہیں: مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری رادر ماہ ربیع الاول بجہت عرس رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام از دہ جا استدعا آمد کہ بعد از نماز پیشیں حاضر شوند ہر دہ استدعا قبول کردند حاضراں پرسید ندا ے مخدوم ہر دہ استدعا قبول فرمودید ہر جا بعد از نماز پیشیں حاضر باید شد چگونہ میسر خواہد آمد، فرمود کشن کہ کافر بود چند صد جا حاضر می شد اگر ابوالفتح دہ جا حاضر شود چہ عجب۔
(سبع سنابل حکایت مخدوم شیخ ابوالفتح جونپوری مکتبہ قادریہ لاہور ص ۱۷۰)
[مخدوم شیخ ابوالفتح جون پوری کو ماہ ربیع الاول میں حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے میلاد مبارک میں دس مقامات سے دعوت شرکت دی گئی کہ نماز ظہر کے بعد تشریف لائیں، آپ نے تمام کی استدعا قبول کرلی، حاضرین نے آپ سے پوچھا اے مخدوم ما آپ نے دسوں دعوتیں قبول فرمالیں تو ہر جگہ بعد از نماز ظہر جانا کیسے ہوگا؟ فرمایا: کشن جو کافر تھا وہ کئی سو جگہ حاضر ہوتا ہے اگر ابوالفتح دس جگہ حاضر ہو تو کیا عجب!]
بات یہ ہے کہ نبوت ورسالت میں اوہام وتخمین کو دخل حاصل نہیں
اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ (اللہ خوب جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے۔ت) اللہ ورسول نے جن کو تفصیلا نبی بتایا ہم ان پر تفصیلا ایمان لائے، اور باقی تمام انبیاء اللہ پر اجمالا "وَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلٌ" (القرآن الکریم ۱۰/ ۴۷)

(ہر امت کے لئے رسول ہے۔ ت) اسے مستلزم نہیں کہ ہر رسول کو ہم جانیں یا نہ جانیں تو خواہی نخواہی اندھے کی لاٹھی سے ٹٹولیں کہ شاید یہ ہو شاید یہ ہو، کاہے کے لئے ٹٹولنا اور کاہے کے لئے شاید،

آمنا باللہ و رسلہ (ہم اللہ تعالی اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے۔)

ہزاروں امتوں کا ہمیں نام و مقام تک معلوم نہیں

وَقُرُونًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيرًا ﴿۳۸﴾ (اور ان کے بیچ میں بہت سی سنگتیں ہیں۔ ت)

قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام و کرشن کا ذکر تک نہیں۔ ان کے نفس وجود پر سوائے تواتر ہنود ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ یہ واقع میں کچھ اشخاص تھے بھی یا محض انیاب اغوال و رجال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں، تواتر ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی ناثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق و فجور و لہو و لعب ثابت، پھر کیا معنی کہ وجود کے لیے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لیے مردود مانا جائے اور انھیں کامل و مکمل بلکہ ظناً معاذ اللہ انبیا رسل جانا مانا جائے۔ واللہ تعالی اعلم

گذارش

اس فتوی کے تعلق سے غلط فہمی یہ پھیلائی جا رہی ہے کہ حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ نے رام کو کفر و شرک سے منزہ اور ہندوؤں کے دین کو دین سماوی کہا ہے اور ہندوستان میں بعثت انبیا ہونا اور ان کے بزرگوں کا مرتبہ کمال و تکمیل رکھنا لکھا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

پھر بھی اعلی حضرت قدس سرہ نے ان کی تکفیر نہیں فرمائی؟

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کے کلام میں شبہ فی التکلم ہونے